# عظیم انسان.....دل بہرا

محمود بالیسری

**تعارف:** محمود بالیسری اڑیسہ کے منفرد افسانہ نگار ہیں۔ آپ ۶؍جولائی ۱۹۳۱ء کو بالیسر میں پیدا ہوے۔ اتکل یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی۔ آپ کا پہلا افسانہ ۱۹۵۴ء میں ''پیام مشرق'' میں چھپا تھا۔ افسانوں کے علاوہ آپ مضامین بھی لکھتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں آپ کے افسانوں کا پہلا مجموعہ شایع ہوا۔ ایک اور کتاب ''اڈیا ادب کی مختصر کہانی'' ۲۰۰۰ء میں چھپی۔ ذیل کی کہانی ان کی کتاب ''اڈیشا کی لوک کہانیاں' سے منتخب کی گئی ہے۔

دوڈھائی سو سال قبل کی بات ہے جب کہ اڈیشا مرہٹوں کے زیر حکومت تھا۔ مرہٹوں کے حکام مقامی سرداروں کو راجہ بنا دیتے تھے اور یہ راجہ مرہٹوں کے لیے مال گزاری وصول کرتے تھے۔ راجہ کے بہت سے پائیک یعنی سپاہی تھے جو مال گزاری وصول کرتے تھے۔ اس لیے صلہ میں ان پائیکوں کو زمینیں دی گئی تھیں۔ جب اڈیشا انگریزوں کے قبضے میں آیا تو پائیکوں کی زمینیں انگریزوں کے ہاتھوں میں چلی گئیں۔ جس کی وجہ سے پائیکوں کے دل میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے اندر بیزاری بڑھتی گئی۔ ان لوگوں نے انگریزوں کے خلاف لڑنے کا تہیہ کر لیا اور ایسا ہی ہوا۔

نارائن گڑھ کے گاؤں میں ''دل بہرا'' نامی ایک شخص رہتا تھا۔ وہ گاؤں کا سردار تھا۔ لوگ اسے غریبوں کا دوست سمجھتے تھے۔ اگر ''دل بہرا'' کے پاس کوئی جاتا تو وہ خالی ہاتھ واپس نہیں آتا۔ لوگ اسے بہت چاہتے تھے اور اس کی عزت کرتے تھے۔ جب پائیکوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تو دل بہرا بھی ان کے ساتھ ہو گیا پہلے پہل تو پائیکوں کو فتح نصیب ہوئی لیکن انگریزوں کی کمک پہنچ جانے پر سب منتشر ہو گیے۔ انگریزوں نے بہت سے پائیکوں کو پھانسی پر چڑھا دی۔ اور بہت سے پائیکوں کو جیل میں ٹھوس دیا۔ چند پائیک روپوش ہو گیے۔ انہی روپوش پائیکوں میں دل بہرا بھی تھا۔ انگریز، دل بہرا کو ڈھونڈ رہے تھے۔ انہوں نے یہ اعلان بھی کر دیا کہ جو شخص دل بہرا کو زندہ یا مردہ لایے گا اسے ایک ہزار روپے انعام دیا جایے گا۔ دل بہرا کی تلاش جاری رہی لیکن اس کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ دل بہرا گھنے جنگل میں پھل وغیرہ کھا کر اور جھرنوں کا پانی پی کر زندگی کاٹ رہا تھا۔ اس کے کپڑے تار تار ہو گیے تھے۔ اور داڑھی بڑھ گئی تھی۔ اسے پہچاننا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

ایک دن دل بہرا جنگل میں گھوم رہا تھا کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو مصیبت زدہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ شخص دل بہرا کے پاس آیا اور نارائن گڑھ کا پتہ دریافت کرنے لگا۔ یہ سن کر دل بہرا نے کہا: ''تم نارائن گڑھ کیوں جانا چاہتے ہو؟ وہاں تمہیں کس سے ملنا ہے؟''

''میں نارائن گڑھ والے دل بہرا کے پاس جانا چاہتا ہوں۔'' اس شخص نے کہا۔

''میں دل بہرا کو جانتا ہوں۔ تم اس سے کس لیے ملنا چاہتے ہو؟'' دل بہرا نے کہا۔

''میں ایک مصیبت زدہ تاجر ہوں۔ میں جہاز میں یہاں سے خام اشیا لے کر باہر جاتا ہوں۔ اس مرتبہ واپس آ رہا تھا کہ چلکا جھیل میں میرا جہاز ڈوب گیا اور میرا سب سامان غرق ہو گیا۔ میں کسی طرح بچ نکلا لیکن میں تباہ و برباد ہو گیا ہوں۔ مدد کرنے والا مجھے کوئی نظر نہیں آ رہا ہے۔ سنا ہے کہ دل بہرا مصیبت زدوں کا دوست ہے۔

وہ ہر طرح کی مدد کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں اس سے ملوں گا اور اپنی بپتا سناؤں گا تو وہ ضرور میری مدد کرے گا''۔ اس شخص نے کہا۔

اس شخص کی بپتا سن کر دل بہرا کے دل میں دکھ ہوا۔ اس کے پاس تھا ہی کیا کہ اس شخص کی مدد کرتا۔ پھر بھی اس شخص کی مدد کے لیے دل ہی دل میں فیصلہ کرلیا اور کہا: ''آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہارے دل بہرا کو جانتا ہوں جو آج کل خوردہ میں رہتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری مدد کرے گا۔'' دل بہرا اس شخص کو خوردہ کے انگریز کپتان کے پاس لے گیا جسے دل بہرا کی تلاش تھی۔ بغیر کسی خوف کے وہ کپتان کے روبرو کھڑا تھا۔ انگریز کیپٹن کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کے سامنے دل بہرا کھڑا ہوگا۔

''تم کون ہو؟ یہاں کیوں آیے ہو؟ کپتان نے دریافت کیا۔

''صاحب! کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے دل بہرا کی گرفتاری کے لیے ایک ہزار روپے کا انعام رکھا ہے؟'' دل بہرا نے دریافت کیا۔

''ہاں یہ سچ ہے۔ کیا تمہیں دل بہرا کا پتہ معلوم ہے؟'' کپتان نے کہا۔

''صاحب! میں ہی دل بہرا ہوں جسے آپ کے آدمی تلاش کررہے ہیں میں خود حاضر ہوں۔ مجھے گرفتار کر لیجیے اور اپنا وعدہ نبھایئے۔ مہربانی کر کے انعام کے ایک ہزار روپے اس مصیبت زدہ شخص کو دے دیجیے۔ دل بہرا نے بلاخوف دہراس کہا۔

اس شخص کے پاس کچھ نہیں ہے۔ سوایے اس کے جسم کے کپڑوں سے مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں گئی۔ اس لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ مجھے گرفتار کر لیجیے اور انعام کے ایک ہزار روپے اس شخص کو دے دیجیے۔'' دل بہرا اس شخص کی حالت بیان کر رہا تھا۔ کپتان دل بہرا کی باتیں سنتا رہا اور دل بہرا کی قربانی پر غور کرتا رہا اور پھر اس نے کہا:

''دل بہرا! تم اتنے عظیم ہو مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں تمہیں گرفتار نہیں کروں گا مگر ایک ہزار روپے کا انعام اس شخص کو دے رہا ہوں اور اس کے ساتھ ہی تمہیں آزاد کر رہا ہوں۔''

مصیبت زدہ شخص یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ یک بیک دل بہرا کے قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا۔

''میں سمجھتا تھا کہ دل بہرا ایک امیر آدمی ہے۔ ضرورت مندوں کی کھلے دل سے مدد کرتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ دل بہرا امیر آدمی تو نہیں ہے لیکن ایک غم گسار اور سخی انسان ہے۔''

★★★

# سوالات

۱۔دل بہرا کس گاؤں کا سردار تھا؟
۲۔پائیکوں نے کس کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا؟
۳۔دل بہرا کی گرفتاری کے لیے انگریزوں نے کیا اعلان کیا تھا؟
۴۔دل بہرا، جنگل میں کس طرح کی زندگی گزار رہا تھا؟
۵۔تاجر کا جہاز کس جھیل میں ڈوب گیا تھا؟
۶۔دل بہرا مصیبت زدہ شخص کو لے کر کہاں آیا اور وہاں کیا ہوا؟

# مشق

۱۔لفظ و معنی

| معنی | لفظ | معنی | لفظ |
|---|---|---|---|
| بکھرنے والا۔پریشان | منتشر | حاکم کی جمع۔حکومت کرنے والا | حکام |
| چھپا ہوا | روپوش | زمین کا لگان ٹیکس | مال گزاری |
| کچا۔فضول | خام | بدلہ۔انعام۔اجر | صلہ |
| شے کی جمع۔چیزیں | اشیا | فیصلہ، ارادہ | تہیہ |
| سامنے | روبرو | سرکشی۔نافرمانی | بغاوت |
| بڑا۔بزرگ | عظیم | مدد۔مددگار فوج | کمک |
| فراخ دل۔دریادل | سخی | جھنڈا | علم |

۲۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے:

آؤ میرے ساتھ، میں تمہارے دل بہرا کو جانتا ہوں جو آج کل ....... میں رہتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری...... کرے گا۔ دل بہرا! تم اتنے...... ہو مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں تمہیں...... نہیں کروں گا۔

۳۔ جملے بنائیے: سپاہی۔ قبضہ۔ بغاوت۔ تلاش۔ عظیم۔ آزاد

۴۔ مفید معلومات:

آپ نے اپنی دادی اور نانی اماں سے ایسی کہانیاں سنی ہوں گی جن میں عجیب وغریب جانور، جن، پری زاد، بھیانک جنگل، دور دراز کا سفر یا بڑے لوگوں سے متعلق بہت سارے واقعے کا ذکر ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں ایسی کہانیاں سنی اور سنائی جاتی ہیں اور یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ اس طرح کی کہانی کو ''لوک کہانی'' کہتے ہیں۔

۵۔ آپ کے لیے کام:

(الف) آپ نے اپنی دادی اماں یا نانی اماں سے کہانیاں سنی ہوں گی۔ ان میں سے ایک کہانی جو آپ کو یاد ہو کاپی میں لکھ کر استاد کو دکھائیے۔

(ب) اس سبق سے دس مذکر الفاظ اور دس مؤنث الفاظ چن کر دو الگ الگ خانوں میں لکھیے۔